اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
تار کا پتہ: الفضل لاہور — ٹیلیفون ۲۹۷۹
روزنامہ الفضل لاہور
شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے، ششماہی ۱۳، سہ ماہی ۷، ماہوار ۲ ½ ، فی پرچہ ۱/
یوم چہار شنبہ
۴ ربیع الاول ۱۳۷۱ ہجری
۵ فتح ۱۳۳۰ ہش — ۵ دسمبر ۱۹۵۱ء — نمبر ۲۸۰ — جلد ۳۹/۵

اخبار احمدیہ

ربوہ یکم دسمبر۔ بذریعہ ڈاک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کندھوں کے پیچھے درد کی وجہ سے تاحال ناساز ہے اور آج قدرے تیز ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

—— لاہور ۴ دسمبر۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کو بخار نسبتاً کم ہے۔ باقی حالت بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

—— لاہور ۴ دسمبر۔ پاکستانی افواج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خان آج راولپنڈی سے لاہور پہنچے۔ وہ یہاں دو روز قیام کریں گے۔

ضلع پشاور کے اکیس ۲۱ حلقوں میں سے تیرہ حلقوں میں مسلم لیگ کامیاب رہی

پشاور ۴ دسمبر۔ آج ضلع پشاور کے انتخابی حلقوں میں چار روزہ پولنگ ختم ہو گئی۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندے کی اطلاع کے مطابق جن ۲۱ حلقوں میں پولنگ ہوئی تھی ان میں سے تیرہ حلقوں میں مسلم لیگ کو کامیابی ہوئی ہے اس سے قبل مسلم لیگ کے دو امیدوار بلامقابلہ کامیاب ہو چکے ہیں۔ تین حلقوں میں جناح عوامی مسلم لیگ کے امیدوار پیش پیش رہے۔ جماعت اسلامی اور اسلام لیگ کے تمام امیدوار اتنے ووٹ بھی حاصل نہ کر سکے۔ کہ ضمانتیں ہی محفوظ رہ جاتیں۔ صوبہ سرحد کے عام انتخابات میں مسلم لیگ اب تک ۸۵ ممبران کے ایوان میں سے ۳۵ نشستوں پر قبضہ کر چکی ہے۔ ضلع ہزارہ کے کامیاب ہونے والے تین آزاد امیدواروں نے اور ضلع پشاور کے کامیاب ہونے والے تین آزاد امیدواروں میں سے دو نے اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے خان عبدالقیوم خان کو پوری حمایت کا یقین دلایا ہے اسی طرح غیر مسلم کامیاب امیدوار نے بھی اپنی خدمات پیش کی ہیں۔

سندھ میں ۹۲ الف کا نفاذ روکنے کیلئے وہ ڈیو

کراچی ۴ دسمبر۔ سندھ کے چار وزیروں کے خلاف پروڈا کے تحت دو وزراء استعفوں کی وجہ سے جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ اس کے سلسلہ میں سندھ کے گورنر مسٹر دین محمد نے آج وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین سے ملاقات کی بعد میں وہ سندھ کے وزیر اعظم مسٹر محمد ایوب کھوڑو سے بھی ملے۔ آج سہ پہر سندھ کے ایکس وزیر میراں محمد شاہ کی قیامگاہ پر وزراء کا ایک غیر رسمی اجلاس ہوا۔ جس میں مختلف حلقوں کے درمیان سمجھوتہ کرانے کی کوشش کی گئی تاکہ صوبے میں ۹۲۔ الف کا نفاذ رُک جائے۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندے کا کہنا ہے۔ کہ اس اجلاس میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔

برطانوی فوجیوں اور مصری پولیس کے درمیان شدید تصادم کے بعد تمام مصر میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا

قاہرہ ۴ دسمبر۔ کل مصریوں اور برطانوی فوج کے درمیان بندوقوں سے جو لڑائی ہوئی تھی۔ اس کے بعد سارے مصر میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اس لڑائی میں ۱۰ مصری ہلاک اور ۸۰ زخمی ہوئے تھے۔ خیال ہے۔ کہ برطانوی فوج کے جنرل آفیسر کمانڈنگ کل نہر سویز کے گورنر سے جو ملاقات کریں گے۔ اس میں نئی صورت حال پر تبادلہ خیالات ہوگا۔ برطانوی فوج کے ایک ترجمان کی اطلاع کے مطابق اس شدید جھڑپ میں برطانیہ کے سات آدمی ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔ نیز دو آدمی لاپتہ ہیں۔ ایک اور اطلاع مظہر ہے۔ کہ نہر سویز کے علاقہ میں اب مکمل سکون ہے۔ —— ° ادھر مصری پارلیمنٹ میں وفد پارٹی کے ایک ممبر نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ نہر سویز کے علاقہ سے برطانوی فوجوں کو نکالنے کے لئے روس سے علی الاعلان اتحاد کر لینا چاہیئے۔

تازہ اطلاعات سے پتہ چلا ہے۔ کہ کل کے حادثہ کے خلاف ناراضگی کا اظہار کرنے کے لئے آج مصر کے ہر شہر میں طلباء نے زبردست مظاہرے کئے۔ قاہرہ میں پانچ ہزار مظاہرین نے جلوس نکال کر حکومت سے مطالبہ کیا۔ کہ اس حادثہ کا برطانیہ سے انتقام لیا جائے۔

سید اکبر کے رشتہ داروں کے بیانات کمیشن کے خفیہ اجلاس میں قلمبند کئے جائینگے

راولپنڈی ۴ دسمبر۔ قائد ملت خان لیاقت علی خان کے قتل کی تحقیقات کرنے والے کمیشن کا آج سہ پہر اجلاس ہوا۔ جس میں ضلع ہزارہ کے ڈپٹی کمشنر کا بیان قلمبند کیا گیا۔ انہوں نے اپنے بیان میں اس بات کی تصدیق کی کہ ۱۹۱۸ء کے بنگال ریگولیشن ایکٹ کے تحت قاتل سید اکبر اور اس کا بھائی مزدک ڈپٹی کمشنر ہزارہ کی نگرانی میں تھے اس ایکٹ کے مطابق سید اکبر مرکزی حکومت کی اجازت کے بغیر ضلع ہزارہ سے باہر نہیں جا سکتا تھا۔ کمیشن کے اس سوال پر کہ جب بھی قاتل کہیں جاتا تھا۔ تو کیا ہر مرتبہ مرکز سے اجازت لی جاتی تھی۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا۔ صرف ایک مرتبہ مرکز سے اجازت حاصل کئے بغیر اسے پشاور جانے کی اجازت دی گئی تھی۔ ان کی شہادت ابھی ختم نہ ہوئی تھی۔ کہ کمیشن کا اجلاس کل پر ملتوی کر دیا گیا۔ کل ایک گھنٹے تک کمیشن کا کھلا اجلاس ہوگا پھر سید اکبر کے رشتہ داروں کے بیانات قلمبند کرنے کے لئے باقی کارروائی بند کمرے میں کی جائے گی۔

جرمنی کے مستقبل کے متعلق پاکستانی تجویز منظور کر لی گئی!

پیرس ۴ دسمبر۔ آج جنرل اسمبلی کی سیاسی کمیٹی میں پاکستان کی پیش کردہ یہ تجویز کہ مشرقی اور مغربی جرمنی کے نمائندوں کو سارے جرمنی میں آزادانہ انتخاب کے امکان کے متعلق اپنے اپنے نظریئے پیش کرنے کی دعوت دی جائے منظور کر لی گئی تجویز کے حق میں ۴۷ اور اس کے خلاف ۷ ووٹ آئے ۵ ملکوں نے رائے نہیں دی۔ روس۔ مشرقی یورپ کے ممالک مصر اور اسرائیل نے تجویز کے خلاف ووٹ دیا۔

انڈونیشیا ہالینڈ سے تعلق منقطع کرنا چاہتا ہے

کراچی ۴ دسمبر۔ انڈونیشیا کی حکومت ہالینڈ سے ہر قسم کا تعلق ختم کرنا چاہتی ہے۔ اس امر کا انکشاف آج انڈونیشی سفیر نے پیرس روانہ ہونے سے قبل کراچی کے ہوائی اڈے پر کیا۔ وہاں وہ جنرل اسمبلی میں انڈونیشیا کی نمائندگی کریں گے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اس سلسلے میں عنقریب ہیگ میں بات چیت شروع کی جائے گی۔ اس موقعہ پر نیو گنی کی واپسی کا سوال بھی اٹھایا جائے گا۔

تعلیمی ترقی کے ایک ارب پندرہ کروڑ روپے کی چھ سالہ منصوبے پر بحث۔ تعلیمی مشاورتی بورڈ اور یونیورسٹیوں کے بورڈ کی مشترکہ کانفرنس

کراچی ۴ دسمبر۔ آج صبح یہاں وزیر تعلیم آنریبل فضل الرحمٰن کی صدارت میں تعلیمی مشاورتی بورڈ اور یونیورسٹیوں کے بورڈ کی مشترکہ کانفرنس شروع ہو گئی۔ اس کانفرنس میں نظام تعلیم کو نئے سانچوں میں ڈھالنے اور فنی تعلیم کا عام تعلیم سے رابطہ قائم کرنے کے سوال پر غور کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں تعلیمی ترقی کا ایک چھ سالہ منصوبہ بھی زیر بحث آئے گا۔ اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے پر اندازاً ایک ارب پندرہ کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔ اس کے تحت ابتدائی ثانوی فنی اور یونیورسٹی کی تعلیم کو زیادہ سے زیادہ ترقی دینے کی کوشش کی جائے گی۔ ۱۹۵۷ء کے آخر تک یہ منصوبہ پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ اس کے مطابق چوبیس ہزار پرائمری مدارس ۲۱۷ ثانوی سکول۔ ۴۴ انٹرمیڈیٹ کالج اور چھ ڈگری کالج قائم کئے جائیں گے۔ نیز دس ہوسٹل کھولنے کی تجویز بھی اس میں شامل ہے۔ مزید برآں ۲۰ نئے ٹیکنیکل ہائی سکول۔ بارہ نئے کمرشل سکول اور تعلیم بالغاں کے ۸ ہزار مرکز بھی کھولے جائیں گے۔ وزیر تعلیم آنریبل فضل الرحمٰن نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ اسلامی اصولوں کی روشنی میں ایک ایسا ہمہ گیر نظام تعلیم مرتب ہونا چاہیئے۔ کہ وہ مختلف مفادات۔ صلاحیتوں اور ضروریات کو پورا کر سکے ذریعہ تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ اردو کو اپنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کوشش یہ ہے کہ مغربی پاکستان میں اردو کو اور مشرقی پاکستان میں بنگالی کو مکمل طور پر ذریعہ تعلیم قرار دیا جائے۔ آپ نے اس امر کا بھی انکشاف کیا۔ کہ حکومت ایک مرکزی اکیڈیمی بنانے پر غور کر رہی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہوگا۔ کہ اردو کو جلد سے جلد سرکاری اور قومی زبان کی حیثیت دی جا سکے۔

مسلم کانفرنس کی نئی جنرل کونسل منتخب کرنیکا فیصلہ

راولپنڈی ۴ دسمبر۔ آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ نے طے کیا ہے۔ کہ انتخابات کے ذریعہ نئی جنرل کونسل کی تشکیل عمل میں آنی چاہیئے۔ ان انتخابات کیلئے تین ماہ کا عرصہ مقرر کیا گیا ہے مجلس عاملہ نے آج کے اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا کہ آزاد کشمیر میں نمائندہ حکومت بنانے کا کام بھی نئی منتخب ہونے والی جنرل کونسل کے سپرد کیا جائے۔ صدر مولانا محمد یوسف کو یہ اختیار سونپا گیا کہ وہ سردست چوہدری غلام عباس کی جگہ آزاد کشمیر حکومت کے نگران اعلیٰ کے فرائض سرانجام دیں۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندے نے خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ جنرل کونسل کے آئندہ انتخابات ریاست کے تمام حصوں کی مناسب نمائندگی کے اصول پر ہوں گے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ — الفضل — لاہور

مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۵۱ء

گندم نما جو فروش

ہم نے حکومت کی توجہ کئی بار اس طرف دلائی ہے کہ احراری لیڈر ملک میں منافرت پھیلا پھیلا کر فضا کو خراب کر رہے ہیں۔ پاکستان مسلمانوں کی اکثریت کا ملک ہے۔ مگر مسلمانوں میں بہت سے فرقے ہیں۔ جو ایک دوسرے کو اعتقاداً کافر و مرتد قرار دیتے ہیں اور انہیں واجب القتل سمجھتے ہیں۔ ان فرقوں کی صورت میں اکثریت اور اقلیت کا سوال اٹھانا دراصل فتنہ کی جڑ ہے۔ کیونکہ اگر ہر ایک فرقہ کو سواد اعظم سے الگ لے کر دیکھا جائے تو ہر فرقہ اقلیت بن جاتا ہے۔

آجکل جبکہ اسلامی دنیا مصائب میں سے گذر رہی ہے۔ اس کی آزادی چھین گئی ہوئی ہے۔ اس کا دین و دنیا تباہ حال ہے۔ تمدن معاشرت نہائت پست حالت میں ہے۔ بھوک اور ننگ کا دور دورا ہے۔ باوجود دنیا کی آبادی کا تیسرا یا چوتھا حصہ ہونے کے اقوام عالم میں مسلمانوں کا کوئی وقار نہیں کوئی رعب نہیں۔ فوجی طاقت اور اسلحہ بندی میں وہ سب سے پیچھے ہیں۔ الغرض آج ان کی تمام دینی و دنیاوی دولت لٹ چکی ہے چاہیئے تو یہ تھا کہ مسلمان سر جوڑ کر بیٹھتے اور اپنی نکبت سے خلاصی پانے کی تدابیر سوچتے۔ مگر یہاں پاکستان میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ایک گندم نما جو فروش گروہ ملک کے چپہ چپہ میں انتشار پھیلانے والی کانفرنسیں کر رہا ہے۔ مگر ان کا کما حقہ تدارک نہیں ہو سکتا۔ یہ گروہ کھلم کھلا کانفرنسوں پہ کانفرنسیں کرتا جا رہا ہے۔ اور حکام کی ہدایات کے علی الرغم فتنہ و فساد برپا کرنے والی باتیں سٹیج پر کھڑے ہو ہو کر کہتا ہے۔ عوام کو اکساتا ہے۔ مگر صاف بچ نکلتا ہے۔

آجکل اس گروہ نے حکام اور حکومت کے صاحبان اقتدار کو یہ چکمہ دے رکھا ہے۔ کہ وہ صرف دفاع پاکستان کے لئے جلسے کر رہے ہیں اور ان کا مدعا کچھ بھی نہیں بچارے سادہ دل حکام ان کے اس چکمے میں آ جاتے ہیں۔ اور ان کو اجازت دے دیتے ہیں۔ لیکن وہ اس اجازت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی عادت کے مطابق دفاع پاکستان نہیں بلکہ انتشار پاکستان پر تقریریں فرماتے ہیں۔ اور جب حکام باز پرس کرتے ہیں تو نہائت بودے عذرات پیش کر کے صاف بچ نکلتے ہیں۔ چنانچہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری میں ایسا ہی ہوا ہے کہ حکام نے نہائت احتیاط سے کام لیتے ہوئے احراری لیڈروں کو کانفرنس سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ مگر جب احراریوں نے اقرار کر لیا کہ وہ جماعت احمدیہ کے خلاف کچھ نہیں کہیں گے۔ اور صرف دفاع پاکستان پر تقریریں کریں گے۔ تو حکام نے ان کو اجازت دے دی۔ مگر اس کے باوجود احراریوں نے وعدہ خلافی کی۔ اور محمد علی جالندہری اور احسان احمد شجاع آبادی نے بجائے دفاع پر تقریریں کرنے کے جماعت احمدیہ کے خلاف عوام میں منافرت پھیلانے والی اور سوقیانہ الزام تراشی پر محمول تقریریں کیں۔ اور جب مقامی حکام نے اس پر باز پرس کی تو جھٹ یہ بودا عذر تراش دیا کہ مقررین کو منتظمین کے وعدہ کا علم نہیں تھا۔ اور حیرانی ہے کہ مقامی حکام نے اس بودے عذر کو مان لیا۔ اور منتظمین کو اتنا نہ کہا کہ اگر مقررین کو علم نہ تھا۔ تو جب وہ ایسی منافرت پھیلانے والی تقریر کر رہے تھے۔ کیا ان کا فرض نہیں تھا۔ کہ وہ انہیں متنبہ کرتے اور روکتے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دفاع کا تو صرف نام ہی نام ہے۔ دراصل یہ احراری لیڈر اس پردہ میں اپنا وہی پرانا کام کئے چلے جاتے ہیں جو وہ شروع سے کرتے چلے آئے ہیں۔ یعنی مسلمانوں میں انتشار پھیلا کر ان کی طاقت کو کمزور کرنا جو کچھ احراریوں نے اوکاڑہ میں کیا ہے۔ وہی وہ ہر جگہ کر رہے ہیں۔ اور مقامی حکام ان سے ہر جگہ دھوکا کھاتے ہیں۔ کیا ہم اس سے یہ سمجھیں کہ ؎

کس کو خبر نہیں ہے کہ دیتا ہے وہ فریب
یاں تو فریب کھانے کی عادت ہی کیا کریں

آدمی ایک دفعہ دھوکا کھاتا ہے۔ دو دفعہ تین دفعہ دھوکا کھاتا ہے۔ مگر متواتر دھوکا کھاتے چلے جانا تو ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ خاص کر دھوکا کھانے والے جب وہ لوگ ہوں۔ جن کا کام ہی یہ ہے۔ کہ دوسروں کو دھوکوں سے بچایا جائے۔

کتنی حیرانی ہے کہ جماعت احمدیہ کے سیرت النبی کے جلسے تو ان احراریوں کی شورہ پشتی کی وجہ سے بند کر دیئے جائیں۔ حالانکہ جماعت احمدیہ کسی کے خلاف منافرت نہیں پھیلانا چاہتی تھی۔ صرف سید کونین سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ پیش کرنا چاہتی تھی۔ مگر احراریوں کی منافرت انگیز کانفرنسیں جو دفاع کے پردے میں کی جا رہی ہیں۔ ان کو ہونے دیا جاتا ہے۔ اور جب وہ اپنا کام کر لیتی ہیں۔ تو یونہی بعد میں ان کو کہہ سن کر ٹال دیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ میں مقامی حکام نے واقعی کافی حد تک احراریوں کی بے اعتدالیوں کی روک تھام کی ہے۔ اور انہیں شہر بھر میں جلوس کی صورت میں آگ بھڑکانے سے روکا ہے۔ اس کے لئے ہم ان کی تعریف کرتے ہیں۔ مگر یہ کافی نہیں ہے انہیں چاہیئے تھا کہ جب احراری مقرر اپنے وعدہ کی صریح خلاف ورزی کر رہے تھے۔ اور جو قدغن ان پر لگائی گئی تھی اسکو توڑ رہے تھے تو فوری طور پر ان کے خلاف کارروائی کی جاتی۔ اور ان کی تقریروں کو بند کر دیا جاتا۔ آخر یہ تو ہو نہیں سکتا کہ اتنی لمبی تقریریں ہوئیں اور ان کو پتہ ہی نہ چلا۔ جب انہوں نے اتنی احتیاط برتی تھی کہ احراریوں سے اقرار لے لیا تھا کہ وہ اپنی تقریروں کو دفاع تک ہی محدود رکھیں گے۔ تو یقیناً انہوں نے یہ بھی دیکھنا تھا کہ وہ اپنے وعدہ و اقرار پر قائم رہتے ہیں یا نہیں پولیس کے آدمی تو ضرور وہاں موجود ہوں گے۔ اور انہوں نے ضرور یہ تقریریں سنی ہوں گی۔

پھر ہمیں یہ بھی سمجھ نہیں آئی۔ کہ ہمارے حکام یہ کس طرح باور کر لیتے ہیں کہ احراری اپنی عادت سے باز رہیں گے۔ اور اس سے بھی بڑھ کر یہ امر حیرت انگیز ہے۔ کہ احراریوں سے یہ امید کی جاتی ہے۔ کہ ان کی کانفرنسیں دفاع پاکستان کے لئے کار آمد ہو سکتی ہیں۔ لوگوں کا جمگھٹ تو محض تماشہ دیکھنے کے لئے آتا ہے۔ استفادہ کا تو سوال ہی نہیں۔ جس طرح ایک تعویذ یا دوا بیچنے والا انسان مجمع باز لوگوں کو اکٹھا کر لیتا ہے۔ اسی طرح ادھر ادھر کے لوگ جن کو وقت گذارنے کے لئے کچھ دل لگی چاہیئے احراریوں کی گلہ بازی سننے کے لئے آ جاتے ہیں۔ ورنہ کوئی شریف انسان ان کے جلسوں میں سبق حاصل کرنے کے لئے نہیں جاتا۔ البتہ فساد انگیزی کی باتوں سے لوگوں کے دلوں سے آئین کی عزت ضرور اٹھ جاتی ہے۔ اور مفید ہونا تو بڑی بات ہے۔ ان کی کانفرنسیں الٹا ملک کو سخت نقصان پہونچا رہی ہیں

ہمیں امید ہے کہ حکومت اس طرف فوری توجہ دے گی۔ اور ہر جگہ احراریوں کی کانفرنسوں کو بند کر دے گی۔ اور اوکاڑہ سے سبق حاصل کر کے ان کے کسی وعدہ و اقرار پر آئندہ اعتبار نہیں کرے گی۔ کیونکہ اب اس کو اچھی طرح سمجھ آ جانا چاہیئے۔ کہ نہ احراری ہی نہیں۔ اگر وہ اپنے وعدوں پر قائم رہیں۔ بار بار دھوکہ کھانا کوئی عقلمندی نہیں ہے۔

اعلان

ملک فیض الرحمٰن صاحب فیضی پروفیسر تعلیم الاسلام کالج لاہور کو مورخہ ۱۲/۱۱/۵۱ کو رجسٹرڈ لکھا گیا تھا۔ کہ ان سے جو استفسارات ناظر صاحب تعلیم و تربیت نے کئے ہیں۔ ان کا جواب جلد از جلد بھجوائیں۔ اور اس لفافے میں ان کی چٹھی مورخہ ۱۵/۹/۵۱ کی نقل بھی ارسال کی گئی تھی جس کے متعلق ملک صاحب نے لکھا تھا کہ اس کی نقل آنے پر وہ استفسارات کے جوابات دے سکیں گے۔ پھر مورخہ ۲۰/۱۱/۵۱ کو اور ۲۶/۱۱/۵۱ کو اس بارہ میں یاد دہانی بھی کرائی گئی۔ لیکن فیضی صاحب کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ لہذا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے الفضل میں اس اعلان کا ارشاد فرمایا ہے کہ چونکہ ان کی طرف سے دو یاددہانیوں کے باوجود جواب نہیں آیا۔ اس لئے اب یکطرفہ فیصلہ کیا جائے گا۔ لہذا ملک فیض الرحمٰن صاحب فیضی مطلع رہیں۔

قائمقام پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (ایدہ اللہ تعالےٰ)

میرا دفتر ربوہ آچکا ہے۔

—— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے ——

کئی دوست ابھی تک مجھے رتن باغ لاہور کے پتہ پر خط لکھتے ہیں۔ جن میں سے بہت سے خط ضائع ہو جاتے ہیں۔ اور جو اتفاقاً بچ جاتے ہیں۔ وہ کئی دن کے وقفہ کے بعد مجھے پہونچتے ہیں۔ حالانکہ میرا دفتر ایک سال سے ربوہ میں منتقل ہو چکا ہے۔ اور میں اس کا متعدد مرتبہ اعلان بھی کر چکا ہوں۔ لہذا اب مکرر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ میرے تمام خطوط ذاتی اور دفتری ربوہ متصل چنیوٹ ضلع جھنگ کے پتہ پر آنے چاہئیں ورنہ عدم جواب اور عدم تعمیل کی ذمہ واری خط لکھنے والے اصحاب پر ہوگی۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ربوہ

خطبہ جمعہ

خطبہ نمبر ۱۴

لاحول ولا قوۃ الا باللہ میں یہ سبق دیا گیا ہے کہ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے

تم اس نکتے کو مشعل راہ بناؤ۔ پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ کی مدد کیسے آتی ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ نومبر ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ

مرتبہ:۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
گزشتہ جمعہ میں میں نے اذان کے متعلق کچھ بیان کیا تھا۔ لیکن اس مضمون کے متعلق زیادہ بیان نہیں کر سکا تھا۔ کیونکہ میری طبیعت صاف نہیں تھی۔ اس کا بقیہ حصہ میں آج بیان کرنا چاہتا ہوں
میں نے کہا تھا کہ جب

اذان کے الفاظ

دہرائے جاتے ہیں تو حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے مقام میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا جاتا ہے۔ جس میں اس طرف اشارہ ہوتا ہے۔ کہ یہ دونوں کام ایسے ہیں جو میں نہیں کر سکتا۔ یہ کام میری طاقت سے بالا ہے۔ اس لئے میں اللہ تعالیٰ سے ہی مدد مانگتا ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر میں کوئی کام بھی نہیں کر سکتا۔ میں نے اس دن بیان کیا تھا۔ کہ ان دو کلمات کے متعلق خصوصیت کے ساتھ یہ اس لئے کہا گیا ہے کہ نہ تو صلوٰۃ کاملہ خدا تعالیٰ کی مدد کے بغیر حاصل ہو سکتی ہے۔ اور نہ فلاح خدا تعالیٰ کی مدد کے بغیر حاصل ہو سکتی ہے۔ مگر یہ مضمون خاص طور پر اذان کے ساتھ ہی تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ جب کوئی اصل بیان کیا جاتا ہے۔ تو وہ اصل صرف اس جگہ ہی کام نہیں آتا۔ بلکہ وہ باقی امور کے متعلق بھی ہوتا ہے۔ اس سے جہاں ہمیں اذان کی حکمت معلوم ہو جاتی ہے۔ وہاں اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ وہ تمام کام جو انسان کی طاقت سے بالا ہوں۔ ان میں الٰہی مدد مانگنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتے۔ پس اذان نے ہمیں اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ

حقیقی مشکلات کا حل

محض اللہ تعالیٰ ہے۔ کیونکہ محض صلوٰۃ اور فلاح ہی ایسے کام نہیں جو خدا تعالیٰ کی مدد کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتے۔ بلکہ باقی عظیم الشان اور اہم امور بھی جن کے کرنے میں دنیا کے قوانین اور نیچر کے قوانین کا تعلق ہوتا ہے یا ان کا جماعت سے تعلق ہوتا ہے۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ ہی مکمل ہوتے ہیں۔ اول تو انسان کا ارادہ ہی اتنا کمزور ہے کہ وہ ایک کام کو اچھا بھلا دیکھ کر بھی اسے کرنے کی جرأت نہیں کرتا۔ اس میں اس کام کے کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔ لیکن وہ اس کے کرنے کی جرأت نہیں کرتا۔ مثلاً سینکڑوں ہزاروں مسلمان ہمیں ایسے نظر آئیں گے جو کہیں گے کہ ہمیں پتہ ہے کہ نماز خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ لیکن سستی ہے اس لئے نماز پڑھی نہیں جاتی۔ اب نماز تو ذاتی کام ہے۔ لیکن باوجود اس کے کہ وہ اپنا کام ہے۔ انسان اسے جرأت اور دلیری کے ساتھ نہیں کرتا۔ پھر جن کاموں میں دوسروں کی شراکت ہو۔ وہ تو اس کی طاقت سے ہی بالا ہوتے ہیں۔ اپنی ذات میں تو انسان کسی کام کا ارادہ کرلے تو وہ کر لیتا ہے۔ لیکن دوسروں سے کام کرانا اس کی طاقت سے بالا ہوتا ہے۔
پس جماعتی کام خصوصیت کے ساتھ

خدا تعالیٰ کی مدد

کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتے۔ مثلاً ایک زمیندار کھیت بوتا ہے اب ہل چلانا اس کے اختیار میں ہے وہ اگر چاہے تو ہل چلا سکتا ہے۔ مگر باوجود اس کے کہ یہ کام انسان کے اختیار میں ہوتا ہے۔ وہ سستی کر جاتا ہے۔ قادیان میں جب میں سیر کو جاتا تھا تو جب میں کسی اچھی فصل کے پاس سے گزرتا تھا تو اکثر لطیفہ کے طور پر میں کہتا تھا۔ کہ یہ کھیت کسی سکھ کا معلوم ہوتا ہے۔ اور اکثر میری رائے درست ہوتی تھی۔ میرے ساتھی کہتے تھے کہ آپ کو یہ خیال کس طرح پیدا ہو گیا۔ کہ یہ کھیت کسی سکھ کا ہے۔ تو میں کہتا تھا کہ اس کھیت میں فصل اچھی ہے۔ اس لئے یہ کھیت کسی سکھ کا ہی ہو سکتا ہے کیونکہ سکھ محنت کرتا ہے۔ مسلمان محنت نہیں کرتا اور بالعموم میرا اندازہ درست ہوتا تھا اکثر یہی ہوتا تھا کہ جو کھیت

سرسبز اور اچھا کھیت

ہوتا وہ کسی سکھ کا ہی ہوتا۔ ہو سکتا ہے کہ ایک دو دفعہ مجھ کو اندازہ کرنے میں غلطی بھی لگ گئی ہو۔ لیکن اکثر دفعہ میرا اندازہ ٹھیک ہوتا تھا۔ پس انسان اپنے کام میں بھی سستی کر جاتا ہے۔ لیکن بہرحال اگر اس نے محنت کی ہے اور کھیت میں ہل چلائے ہیں۔ لیکن جب بیج ڈالنے کا وقت آیا۔ تو اسے اچھا بیج نہیں ملا۔ اس لئے اس کی فصل خراب ہو گئی۔ کیونکہ اچھا بیج مہیا کرنا زمیندار کے اختیار میں نہیں۔ ہر ایک زمیندار خود بیج مہیا نہیں کرتا۔ بلکہ بازار سے خریدتا ہے۔ فرض کرو ملک میں بیماری پڑی اور فصل خراب ہو گئی۔ اب زمیندار اچھا بیج کہاں سے لائے گا۔ یہ چیز انسان کی طاقت سے باہر نکل جاتی ہے۔ پھر پانی کا سوال آتا ہے۔ پانی مہیا کرنا انسان کے اختیار میں نہیں۔ پہاڑوں پر برف نہ پڑے تو پگھلے گی کہاں سے۔ اب برف پڑنا اور اس کا پگھلنا انسان کے اختیار میں نہیں۔ پھر برف نہیں پڑی تو دریا نہیں بھرے اور یہ انسان کے اختیار میں نہیں۔ پھر اگر دریا نہیں بھرے۔ تو نہریں نہیں چلیں۔ اور یہ انسان کے اختیار میں نہیں۔ اگر نہریں نہیں چلیں گی۔ تو باوجود نہری زمین ہونے کے زمیندار کو پانی مہیا نہیں ہو گا۔ اور فصل نہیں ہو گی۔ اور اگر زمین نہری نہیں بارانی ہے تو بارش انسان کے اختیار میں نہیں۔ یہاں قانونِ قدرت چلتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ بارش کر دے گا۔ تو کر دے گا ورنہ بارش نہیں ہو گی اور اس کی فصل خراب ہو جائے گی۔ گویا اس میں ایک حصہ ذاتی ہے۔ اور دوسرا حصہ قانونِ قدرت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اور وہ انسان کے اختیار میں نہیں۔ وہ اسی وقت مکمل ہو گا۔ جب انسان لاحول ولا قوۃ الا باللہ کے ساتھ

خدا تعالیٰ سے دعائیں

کرے گا۔ اور تضرع کرے گا۔ کہ اتنا حصہ تو میں پورا کروں گا۔ لیکن ایک حصہ آپ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اس لئے آپ اس حصہ کو پورا کر لیں۔ غرض ہزاروں کام ایسے ہیں جو دوسروں کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور ان کی مدد کے بغیر انسان کام نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ اگر پانی نہ ملے تو فصل خراب ہو جاتی ہے۔ یا مثلاً نہروں اور دریاؤں میں پانی آ گیا ہے۔ اور کھیت کے لئے پانی میسر ہے۔ پھر فصل بھی اچھی ہے۔ لیکن ٹڈی دل آ گیا۔ اور اس نے کھیت کا صفایا کر دیا۔ تو یہ انسان کے اختیار میں نہیں۔ ٹڈی دس پندرہ منٹ تک کھیت پر بیٹھتی ہے۔ اور جب اڑتی ہے تو اس میں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ یا زمین دریا کے پاس ہے۔ اور ہزاروں چوہے آ جاتے ہیں۔ اور اس فصل کو برباد کر دیتے ہیں۔ اب یہ انسان کے اختیار میں نہیں یا پھر زمیندار محنت بھی کرتا ہے۔ وہ ہل چلاتا ہے۔ بارش بھی وقت پر ہو جاتی ہے۔ فصل بھی اچھی ہے ٹڈی دل بھی نہیں آتی۔ زمین بھی دریا کے پاس نہیں کہ چوہے آ جائیں اور فصل کھا جائیں۔ لیکن اچانک ایک چنگاری اڑتی ہے۔ اور کھلیان میں آگ لگ جاتی ہے۔ اب یہ انسان کے اختیار میں نہیں۔ پھر بعض دفعہ دشمن بھی آگ لگا دیتا ہے اور دشمن بھی انسان کے اختیار میں نہیں۔ غرض کوئی کام ایسا نہیں جو مکمل طور پر انسان کے اختیار میں ہو۔ ہر ایک کام میں کچھ حصہ قانونِ قدرت یا دوسرے لوگوں کا ہوتا ہے۔ اب انسان کو دوسرے لوگوں کی مدد نہ ملے یا قانونِ قدرت مدد نہ کرے۔ تو وہ کوئی کام نہیں کر سکتا۔ یہ نکتہ ہے جو ہمیں اذان سکھاتی ہے۔ غور تو کرو آخر کتنے کام ہیں۔ جو انسان کے اپنے اختیار میں ہیں۔ تمہیں غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ دنیا کے ہر کام میں تعاون اور قانونِ قدرت شامل ہیں۔ گھروں میں دیکھ لو ہمارے لوگ تو تعلیم میں بہت پیچھے ہیں لیکن خدا تعالیٰ نے جو معیشت کا سامان بنایا تھا یورپ کے لوگ بھی اسے بدل نہیں سکے۔ میاں بیوی دونوں گھر کا کام چلا سکتے ہیں۔ تم ہیں نوکر رکھ لو۔ لیکن ہمیں نوکر وہ کام نہیں کر سکتے۔

جو ایک بیوی کرتی ہے۔ انسان جتنے نوکر رکھے گا۔ اس کا کام بڑھ جائے گا۔ مثلاً گھر میں کپڑا رکھا ہے۔ روپیہ رکھا ہے۔ یا غلہ رکھا ہے۔ اور کسی کے دس نوکر ہیں۔ تو اسے دس آدمیوں کی نگرانی کرنی پڑے گی۔ کہ کہیں وہ روپیہ غلہ یا سامان چرا کر نہ لے جائیں۔ اور اگر سو نوکر ہوں گے۔ تو اسے سو آدمیوں پر نظر رکھنی پڑے گی۔ لیکن بیوی کے پاس انسان بغیر حساب کے روپیہ رکھ دیتا ہے۔ کپڑا رکھتا ہے۔ اور اس کی نگرانی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک عورت ہوگی۔ جو اپنے خاوند کے سامان اور روپیہ کی حفاظت میں کوتاہی کرتی ہوگی۔ ورنہ

گھر کا سارا کام

میاں اور بیوی کے ساتھ چل رہا ہے۔ خاوند سارا روپیہ بیوی کو دے دیتا ہے۔ اسے جب ضرورت ہوتی ہے۔ بیوی روپیہ نکال دیتی ہے۔ غرباء میں تو عام رواج ہے۔ کہ جب بچے کی شادی ہو۔ تو باپ سمجھتا ہے یہ اخراجات کہاں سے لاؤں گا۔ لیکن بیوی سارا انتظام کر دیتی ہے۔ کمانے والے کو پتہ بھی نہیں ہوتا۔ کہ ہمارے پاس کتنا روپیہ ہے۔ لیکن جس کے پاس روپیہ جمع ہوتا ہے۔ وہ فوراً نکال کر دے دیتی ہے۔ اور وہ ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ پس خدا تعالےٰ نے میاں بیوی کو معیشت کا ذریعہ بنایا ہے۔ ہاں اگر ساتھی اچھا نہیں ملتا۔ تو ساری عمر تلخ ہو جاتی ہے۔ دنیا میں وہ آدمی بھی ہیں۔ جن کی آمد اچھی خاصی ہوتی ہے لیکن بیوی بے وقوف ہوتی ہے۔ اور وہ سارا روپیہ ضائع کر دیتی ہے۔ ایک شخص کا پانچ روپیہ کی بجائے دس روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ تو دوسرے کی بیوی عقلمندی سے دس کی بجائے پانچ روپیہ خرچ کرتی ہے۔ بہرحال دنیا کے سب کاموں کی بنیاد تعاون پر ہے۔ یورپ۔ امریکہ۔ ہندوستان اور دیگر ممالک کا تمام نظام تعاون کے ساتھ چل رہا ہے۔ آگے اولاد آ جاتی ہے۔ خاندان کا وقار۔ عزت اور شہرت کا تعلق اولاد کے ساتھ ہوتا ہے۔ اگر اولاد بگڑ جائے۔ تو اس خاندان کا وقار۔ عزت اور شہرت قائم نہیں رہ سکتی۔ اب اولاد کا درست رکھنا خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ انسان کے اختیار میں نہیں۔ کسی خاندان کی خواہ کتنی عزت ہو۔ شہرت ہو۔ لیکن اولاد بگڑ جائے۔ تو کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ

فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہمارے پنجاب میں خصوصاً سرگودھا میں وہ خاندان بستے ہیں۔ جو ابوجہل کی نسل میں سے ہیں۔ لیکن ان خاندانوں کے افراد کبھی نہیں بتائیں گے۔ کہ وہ ابوجہل کی نسل میں سے ہیں۔ پھر کئی ماں باپ ایسے ہیں جن کی اولاد خراب ہوتی ہے۔ جن لوگوں کو ان کی اولاد کا علم ہوتا ہے۔ ان کو تو علم ہوتا ہے۔ لیکن وہ دوسروں کو دلیری اور جرأت کے ساتھ کبھی نہیں بتائیں گے کہ فلاں میرا بیٹا ہے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ اس سے ان کی بے عزتی ہوگی۔ اب یہ کسی انسان کے اختیار میں نہیں کہ اس کی اولاد ٹھیک ہو۔ اس کے اخلاق اچھے ہوں۔ اور وہ خاندان کی عزت۔ شہرت اور وقار کو قائم رکھنے والی ہو۔

غرض

اہلی نظام ہو یا قومی نظام

خدا تعالےٰ کی مدد کے بغیر چل نہیں سکتا۔ جب قوم بگڑتی ہے۔ تو ایک آدمی خواہ کتنی شہرت والا ہو۔ اسے درست نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس میں فرشتوں کا دخل ہوتا ہے۔ اس میں اللہ تعالےٰ کا کام آتا ہے۔ جب خدا تعالےٰ حکم دیتا ہے۔ تو قومیں درست ہو جاتی ہیں۔ ہم نے تو دنیوی امور میں بھی دیکھا ہے۔ کہ جب خدا تعالےٰ کسی قوم میں بیداری پیدا کرتا ہے۔ تو حیرت انگیز طور پر کرتا ہے۔ مثلاً دیکھ لو جرمن قوم کی حالت کس قدر گری ہوئی تھی۔ لیکن ان میں ہٹلر پیدا ہوا۔ اور چند سالوں میں اس نے اپنی قوم کا نقشہ بدل کر رکھ دیا۔ یہ انقلاب جو جرمن قوم میں ہوا۔ ہٹلر کے اثر کی وجہ سے نہیں تھا۔ بلکہ یہ ایک رو تھی۔ جو خدا تعالےٰ نے چلائی تھی۔ ٹڈی کو دیکھو تو ہزاروں میل سے آتی ہے۔ ٹڈی سائبیریا سے آتی ہے۔ چین سے آتی ہے۔ یا افریقہ کے جنگلات سے آتی ہے اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوتا ہے۔ اور وہ یکدم ایک ملک میں نمودار ہو جاتی ہے۔ میں نے ٹڈی کے متعلق لٹریچر پڑھا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ٹڈیوں کے درمیان روحانی تاریں چلتی ہیں۔ اور وہ یکدم اربوں ارب کی تعداد میں آ جاتی ہیں۔ اور ملک کے ملک کو تباہ کر دیتی ہیں۔ پھر جو زندہ بچتی ہیں۔ وہ واپس چلی آتی ہیں۔ اور وہاں پلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ یو۔ این۔ او نے ٹڈی کے متعلق ایک کمیشن مقرر کیا ہے۔ کہ کسی طرح یہ پہلے پتہ لگ جائے۔ کہ ٹڈی نے کدھر جانا ہے۔ اور کس وقت جانا ہے۔ کیونکہ وہ ایک نظام کے ماتحت چلتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کہیں آگ لگتی ہے۔ تو کوئی آدمی کہیں بھاگتا ہے۔ اور کوئی آدمی کہیں بھاگتا ہے۔ لیکن ٹڈی ایک نظام کے ماتحت ایک لائن پر چلتی ہے۔ ہزاروں میل سے آتی ہے۔ اور پھر واپس ہو کر دو چار سال بعد کسی اور ملک کی طرف نکل جاتی ہے۔ اس کے راستے مقرر ہوتے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ

ایک قانون کے ماتحت

چلتی ہے۔ پھر شکار ہے۔ لوگ شکار کے لئے باہر جاتے ہیں۔ شکار بھی ایک خاص قانون کے ماتحت آتا ہے۔ پہاڑوں سے جانوروں کے جھنڈ اڑتے ہیں۔ تیلیر اڑتے ہیں۔ قاز اڑتے ہیں۔ اور ان کی ڈاریں ایک لائن میں چلتی جاتی ہیں۔ اور اس طرح خاص علاقوں میں شکار پیدا ہو جاتا ہے۔ گویا جانوروں میں الہام کے طور پر کوئی بات آتی ہے۔ اور وہ اڑتے ہیں۔ اور کسی خاص علاقہ کی طرف نکل جاتے ہیں۔ غرض قانون قدرت کا ہاتھ ہر کام میں آتا نظر آتا ہے۔ کہ اگر ہم اسے نظر انداز کر دیں۔ تو صحیح راستہ سے بھٹک جائیں۔ خصوصاً جماعتی کاموں میں اگر خدا تعالےٰ کی مدد نہ ہو۔ اگر قانون قدرت اور تقدیر کا لحاظ نہ رکھا جائے۔ تو ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اور جو جماعتیں انبیاءؑ بناتے ہیں۔ ان میں تو جماعتی اثر اتنا ہوتا ہے۔ کہ وہ انبیاء خود اپنی ذات میں ایک جماعت ہوتے ہیں۔ جیسے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان ابراھیم کان امۃ (نحل ع۱۶) یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی ذات میں ایک جماعت تھے۔ پس انبیاءؑ کے کاموں میں اور جماعتی کاموں میں

خدا تعالےٰ کی مدد

کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کسی فرد کا کام خراب ہو جاتا ہے۔ تو اس کا اثر اسی کی ذات پر ہوگا۔ لیکن اگر جماعت میں کوئی غلطی پیدا ہوگی۔ تو سارا کام خراب ہو جائے گا۔ بچپن میں ہم ایک کھیل کھیلا کرتے تھے۔ شاید اب بھی بچے کھیلتے ہوں۔ اور وہ اس طرح کہ ہم ایک لائن میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر اینٹیں کھڑی کر دیتے تھے پھر اس لائن کے ایک طرف کھڑے ہو کر ایک اینٹ کو ٹھوکر لگاتے تھے۔ تو وہ اینٹ دوسری اینٹ پر گرتی تھی۔ وہ اینٹ آگے تیسری اینٹ پر گرتی تھی۔ اور پھر وہ چوتھی اینٹ پر گرتی تھی۔ اس طرح ایک خاصہ نظارہ پیدا ہو جاتا تھا۔ اور وہ ۵۔۔۶ اینٹوں کی لائن ساری کی ساری گر جاتی تھی۔ یہی حال جماعت کا ہے۔ ایک آواز آتی ہے۔ اور ساری کی ساری جماعت کھڑی ہو جاتی ہے۔ اور ایک ٹھوکر لگتی ہے۔ تو ساری کی ساری جماعت گر جاتی ہے۔ ایسے حال میں خدا تعالےٰ پر نظر رکھنا اور اس پر توکل کرنا بڑا ضروری ہے۔ اور اس میں ذرا بھر کوتاہی کرنا جماعت کی جماعت کو گرا دیتا ہے۔ اب اگر خالص انسانی کاموں میں خدا تعالیٰ سے استمداد کرنا اثر پیدا کرتا ہے تو خدائی کاموں میں اس سے استمداد کرنا کیوں اثر پیدا نہ کرے گا۔ دنیا میں قومیں گرتی اس لئے ہیں۔ کہ ان کے افراد کام کی عظمت اور اپنی کمزوریوں کو دیکھ کر ہمت ہار بیٹھتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کو نہیں دیکھتے۔ اور اس سے استمداد نہیں کرتے۔ اگر تم خدا تعالےٰ کی طرف متوجہ ہو جاؤ گے۔ تو تم ضرور کامیاب ہو گے۔ خدا تعالےٰ نے جب خود ایک کام کرنے کا حکم دیا ہے۔ تو وہ اسے کیوں پورا نہیں کرے گا۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ

تم خدا تعالےٰ کا کام کرو

اور وہ خود اپنا کام نہ کرے۔ جب آقا اپنے کسی نوکر کو کوئی کام کرنے کا حکم دیتا ہے۔ تو اسے اپنے کام کا اپنے نوکر سے زیادہ احساس ہوتا ہے۔ جب امریکہ میں انگریزوں کے خلاف بغاوت ہوئی اور لڑائی شروع ہو گئی۔ تو امریکن بے سر و سامان تھے۔ ملک کے تاجر اور زمیندار اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ کہ وہ اپنا ملک آزاد کرائیں گے۔ ان کے پاس نہ فوج تھی نہ سامانِ جنگ تھا۔ لیکن انگریزوں کے پاس سامانِ جنگ بھی تھا۔ اور فوج بھی۔ اس لئے انگریز انہیں بری طرح مارتے تھے امریکہ کے باشندوں نے اپنے میں سے ایک بہترین شخص "واشنگٹن" کو اپنا افسر بنایا۔ اور اسے کمانڈر انچیف مقرر کیا۔ تاریخ سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اس کے اندر ایک آگ لگی ہوئی تھی۔ اور اسے احساس تھا۔ کہ یہ کام میں نے ہی کرنا ہے۔ وہ دیوانہ وار ادھر ادھر پھرتا تھا۔ اور جہاں سستی پاتا تھا۔ لوگوں میں تقریریں کر کے اور جوش دلا کر انہیں دوبارہ کھڑا کرتا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ امریکنوں نے انگریزوں کو ملک سے باہر نکال دیا۔ اور اب امریکہ اتنی بڑی طاقت ہے۔ کہ انگریز غلاموں کی طرح اس کے پیچھے پیچھے چلتا ہے۔ اسی

"واشنگٹن" کا ایک لطیفہ

مشہور ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ جس کا کام ہوتا ہے۔ اسے اس کا کتنا احساس ہوتا ہے۔ کسی جگہ پر انگریزوں کے حملہ کا ڈر تھا۔ سپاہیوں کا فرض تھا۔ کہ وہ ایک چھوٹا سا قلعہ تعمیر کریں۔ ایک کارپورل (یعنی ہمارے ملک کا صوبہ دار) ان کا نگران تھا۔ اب کارپورل اور کمانڈر انچیف میں بہت بڑا فرق ہے۔ بظاہر تو یہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ ہر فرد کو قومی کام کا احساس ہوتا۔ لیکن "واشنگٹن" سمجھتا تھا۔ کہ چونکہ کام کا ذمہ دار میں ہوں۔ اس لئے مجھے اس کام کا زیادہ احساس ہونا چاہیئے۔ اس لئے دوسروں کی نسبت اسے کام کا زیادہ خیال رہتا تھا۔ سپاہی قلعہ بنا رہے تھے۔ اور وہ کارپورل ان سے کام کروا رہا تھا۔ اور کہہ رہا تھا۔ شاباش بہادرو۔ اینٹیں اٹھاؤ۔ لکڑی اٹھاؤ۔ لیکن وہ خود کام نہیں کرتا تھا۔ اسے اپنے عہدے کی وجہ سے گھمنڈ اور غرور تھا۔ کہ میں کارپورل ہوں۔ اتنے میں ایک بڑا گولہ لکڑی کا آیا۔ جسے انہوں نے چھت پر چڑھانا تھا۔ لیکن آدمی کافی نہیں تھے۔ وہ زور لگاتے تھے۔ لیکن گولہ نیچے گر جاتا تھا۔ کارپورل پاس اکڑا ہوا کھڑا تھا۔ اور کہہ رہا تھا۔ شاباش بہادرو زور لگاؤ۔ ہمت کرو۔ اور اس گولے کو چھت پر چڑھا دو۔ اتنے میں ایک سفید گھوڑے پر سوار ایک آدمی پاس سے گزرا۔ اس نے جب یہ نظارہ دیکھا۔ تو پوچھا کیا بات ہے۔

کارپورل نے کہا

یہ بہت ضروری کام ہے۔ جو ہم نے شام تک ختم کرنا ہے۔ لیکن یہ گولہ ہم سے چھت پر نہیں چڑھتا۔ یہ سن کر وہ شخص گھوڑے سے اترا۔ اور سپاہیوں کے ساتھ مل کر اس نے لکڑی کو اٹھایا۔ اور چھت پر رکھ دیا۔ لیکن وہ کارپورل پاس کھڑا رہا۔ جب وہ واپس لوٹنے لگا۔ تو کارپورل نے خیال کیا۔ میرا فرض ہے۔ کہ اس کا شکریہ ادا کروں۔

درخواست دعاء

میرے بھائی صاحب ملک حبیب احمد خاں احمدی کا لڑکا عزیزم طاہر احمد بعارضہ بخار عرصہ دو ہفتہ سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں عبدالکریم احمدی ڈھوک رتہ راولپنڈی

چنانچہ اس نے اُسے بلایا اور کہا میاں ادھر آؤ جب وہ آیا تو کارپورل نے کہا میاں میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ تم نے قومی کام میں حصہ لیا ہے وہ مسکرایا اور کہا جب بھی تمہیں کوئی مشکل پیش آجائے یا کوئی ایسا کام آجائے جسے کرنا تم پسند نہ کرو تو تم اپنے کمانڈر "واشنگٹن" کو اطلاع دیدیا کرو وہ فوراً حاضر ہو جائے گا۔ وہ کارپورل یہ دیکھ کر کہ شخص خود ان کا کمانڈر "واشنگٹن" ہے سخت شرمندہ ہوا "۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ "واشنگٹن" نے کہا محض نعروں سے کام نہیں ہوتا اگر تمہیں یہ احساس ہوتا کہ یہ میرا اپنا کام ہے تو کیا تم اس طرح پاس کھڑے رہتے یہ کام میرا کام ہے اس لئے مجھے اس کا احساس ہے اب کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ "واشنگٹن" کو تو اپنے کام کا احساس تھا لیکن خدا تعالیٰ کو اپنے کام کا احساس نہیں یاد رکھو جب بھی تم اس کی طرف متوجہ ہو گے جب بھی تم اس کی طرف رخ کرو گے اور کہو گے کہ خدایا ہمارے سامنے یہ مشکلات ہیں کام تیرا ہے ہم کرتے تو ہیں لیکن اس کو مکمل کرنے کی ہم میں طاقت نہیں اب تو ہی ہماری مدد فرما۔ تو تم دیکھو گے اس وقت

خدا تعالیٰ اور اس کے فرشتے

آئیں گے اور وہ کام کر دیں گے گویا لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ ہر کام میں عموماً اور اہم مذہبی اور قومی کاموں میں خصوصاً خدا تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے اور جب اسے مدد کے لئے انسان بلاتا ہے تو وہ اس کی مدد کو آتا ہے جب تم دیکھتے ہو کہ یہ کام ہماری طاقت سے باہر ہے۔ جب تم دیکھتے ہو کہ کامیابی کے تمام راستے ہم پر بند ہو گئے ہیں جب باوجود محنت اور زور لگانے کے تم کسی کام کو سرانجام نہیں دے سکتے تو خدا تعالیٰ کو بلاؤ وہ تمہاری مدد کیلئے آئے گا۔ اس نکتہ کو اگر تم مضبوطی سے پکڑ لو گے تو تمہاری تمام مشکلات حل ہو جائیں گی جماعت کی مخالفت بڑھ رہی ہے اس سے ڈرنا نہیں چاہیئے یہ کوئی چیز نہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف جاؤ اور اس سے مدد چاہو۔ جب تم یہ کہو گے کہ خدایا یہ کام تیرا ہے۔ جب تم دیانت داری سے اپنے فرض کو ادا کرو گے اور پھر کہو گے خدایا ہم سے جو ہو سکتا تھا وہ ہم نے کر لیا ہے مگر کام ہمارے ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے۔ اے اللہ! اب آ۔ تو آ اور اس کام میں ہماری مدد کر۔ تو پھر یاد رکھو خواہ رات ہو یا دن صبح ہو یا شام روشنی ہو یا اندھیرا خدا تعالیٰ اور اس کی فوجیں آئیں گی اور وہ دشمن جسے اپنی فوجوں اور اپنی طاقت پر ناز ہوگا وہ تہس نہس ہو جائے گا اور زمین پر اس کا نشان اور رنگ بھی باقی نہیں رہیگا۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کام کو خدا تعالیٰ کا کام سمجھا جائے۔

ضرورت اس بات کی ہے

کہ تم اپنی ذمہ داری کو ادا کرکے خدا تعالیٰ کی طرف جاؤ اور کہو خدایا ہم میں جتنی طاقت تھی اس کے مطابق ہم نے کام کیا ہے لیکن یہ کام ہماری طاقت سے بالا ہے اور ہمارے ہاتھ سے نکل چکا ہے اب تو مدد کرے تو ہم اس کام کو کر سکتے ہیں۔ پھر دیکھو گے کہ خدا تعالیٰ کس طرح تمہاری مدد کو آتا ہے۔ یہ ایک نکتہ ہے جو ہمیں اذان سکھاتی ہے تم اس نکتے کو مشعل راہ بناؤ اور اس کے مطابق اپنی اصلاح کرو۔ پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ کی مدد کیسے آتی ہے؟

ایک خواب

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنی مندرجہ ذیل خواب تحریر فرمائی ہے:-

"سیدنا حضرت اقدس! صلوات اللہ علیکم مع جمیع البرکات و بفاز جمیع المرادات آمین ثم آمین

ثم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ کل رات حضور اقدس کی زیارت بھی نصیب ہو گئی اور ایک عجیب نظارہ بھی دیکھا یعنی دیکھا کہ ربوہ کی آبادی وسعت عظیمہ کے لحاظ سے ایک بہت ہی بڑی میدانی شکل کی وسعت میں پائی جاتی ہے اور اس وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ربوہ میں محشر نما منظر کی صورت ہے اور روز حساب کا نظارہ ہر طرف نظر آ رہا ہے اور مبایعین کی صفیں مختلف طبقات کی صورت میں مختلف ہیئتوں اور معین علامات کے ساتھ امتیاز رکھتی ہیں۔ سب سے اول طبقہ مبایعین کا جو شاندار اللہ تعالیٰ کے نزدیک سمجھا جانے سے سب سے بڑھ کر درجہ کی صورت میں اور سب صفوں سے اوّل نمبر ہے۔ وہ گو تعداد کے لحاظ سے دوسری جماعتوں کے مقابل قلیل افراد میں پایا جاتا ہے لیکن اس کی شان اس قدر اعزازی مرتبہ کے لحاظ سے ممتاز اور نمایاں ہے کہ دوسری جماعتوں کے اکثر لوگ حسرت سے ان کے متعلق رشک کھا کر بار بار کہتے ہیں کہ کاش ہمیں بھی یہ عزت اور برکت نصیب ہو سکتی اور پھر بتایا جا رہا ہے کہ اس درجہ اور اس صف کے لوگوں کی یہ شان پر رفعت اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے حضرت مصلح موعود کی اطاعت میں مخلصانہ خدمات کے سلسلہ میں مالی اور جانی اور وطنی اور وقتی قربانیوں کے نمونے اوّل درجہ پر دکھائے ہیں اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض صحابہ سے بھی یہ لوگ افضل ہیں اور ان قربانیوں میں تحریک جدید میں سب سے بڑھ کر اور مسلسل ایثار اور اخلاص کے نمونے دکھانے والے بھی شامل ہیں (باقی)

قادیان کے تازہ کوائف

(از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے ربوہ)

قادیان کے تازہ خطوط سے جو حالات درویشان قادیان کے معلوم ہوئے ہیں وہ احباب کی اطلاع اور دعا کی تحریک کی غرض سے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

(۱) کچھ عرصہ سے صدر انجمن احمدیہ قادیان اور جماعت احمدیہ قادیان کے خلاف غیر مسلموں کی طرف سے بعض مقدمات کا سلسلہ شروع ہے ان مقدمات کی غرض و غایت سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ فتنہ کا دروازہ کھول کر جماعت کو نقصان پہنچایا جائے۔ احباب ان مقدمات میں جماعت کی کامیابی کیلئے دعا فرمائیں

(۲) گزشتہ ایام میں یعنی یکم نومبر ۱۹۵۱ء کو میاں محمد دین صاحب سکنہ کھاریاں نے پچاسی سال کی عمر میں قادیان میں وفات پائی۔ حضرت منشی محمد دین صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیرینہ صحابیوں میں سے تھے اور ۳۱۳ والی فہرست میں بھی ان کا نام درج ہے۔ نہایت درجہ متقی مخلص اور عبادت گذار بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی روح کو اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں جگہ دے اور ان کے ورثاء کا جن میں سے صوفی غلام محمد صاحب بی۔اے بی۔ٹی اور ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب اور میاں غلام مرتضےٰ صاحب کو اکثر دوست جانتے ہیں حافظ و ناصر ہو آمین۔ منشی صاحب مرحوم کی اہلیہ بھی اوّل درجہ کے مخلصین میں سے ہیں۔

(۳) بھائی چودھری عبدالرحیم صاحب کی صحت جن پر قریباً نو ماہ کا عرصہ ہوا فالج کا حملہ ہوا تھا اب خدا کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے اور گو فالج کا اثر باقی ہے مگر عام صحت میں ترقی کے آثار ہیں اور مفلوج اعضاء میں کسی قدر حرکت کی طاقت بھی پیدا ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے آمین۔

(۴) محترمی بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی بھی قدیم اور خاص بزرگوں میں سے ہیں ان کی صحت کچھ عرصہ سے گر رہی ہے احباب انہیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(۵) مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت قادیان گذشتہ ایام میں درد نقرس اور بخار میں مبتلا رہے ہیں اور کمزور ہو رہے ہیں ان کے واسطے بھی دعا فرمائی جائے۔

(۶) چند دن سے میاں عبداللہ صاحب افغان جو عرصہ ہوا اپنے والد مرحوم کے ساتھ کابل سے ہجرت کرکے قادیان آئے تھے قولنج اور درد معدہ کی مرض میں مبتلا ہیں۔ کچھ عرصہ حالت تشویشناک رہی مگر اب خدا کے فضل سے کسی قدر افاقہ ہے ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی جائے۔

(۷) اب خدا تعالیٰ کے فضل سے قادیان کے درویشوں میں شادیوں کا روز افزوں سلسلہ شروع ہے۔ چنانچہ اس وقت تک قریباً پینتیس ۳۵ درویشوں کی شادیاں ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ شادیوں کو مبارک کرے اور پاک ثمرات کا باعث بنائے آمین یا ارحم الراحمین

(۸) ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے آجکل اصحاب احمد کی دوسری جلد کی تصنیف میں مصروف ہیں اور امید ہے کہ اس جلسہ تک یہ جلد شائع ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت کو جماعت کیلئے مفید بنائے اور ملک صاحب کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

(۹) آجکل قادیان کے درویش جلسہ سالانہ کی تقریب پر اپنے بزرگوں اور دوستوں اور عزیزوں کی متوقع آمد کے تصور میں سرشار ہیں اللہ تعالیٰ ان کی اس ملاقات کو فریقین کیلئے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ یہاں سے جانے والے قادیان کی برکات سے مستفید ہوں اور قادیان والے یہاں والوں کی ان برکات سے حصہ پائیں جو وہ امام کے قرب کی وجہ سے حاصل کر رہے ہیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد

ربوہ ۲۷/۱۱/۵۱

بستر ضرور ساتھ لایا کریں

کئی بار دوستوں کی خدمت میں بذریعہ اعلانات عرض کیا جا چکا ہے کہ ہمارے پاس بستر کم ہیں دوست ربوہ میں آتے وقت اپنے بستر ساتھ لایا کریں مگر آجکل بھی جبکہ سخت سردی پڑ رہی ہے دوست بغیر لحاف وغیرہ کے تشریف لے آتے ہیں اور اس طرح وہ جہاں خود تکلیف اٹھاتے ہیں ہمیں بھی شرمندہ کرتے ہیں۔ لہٰذا پھر ایک بار اعلان کیا جاتا ہے کہ ربوہ میں آنے والے دوست اپنے ساتھ ضرور بستر لایا کریں۔

افسر لنگر خانہ ربوہ

ولادت

مکرم مولوی نور احمد صاحب منیر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم بیروت کے ہاں مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۵۱ء بروز جمعۃ المبارک بیروت میں بیٹا پیدا ہوا۔ احباب خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے دعا فرمائیں

قرآن مجید میں قدرت کے حسین و جمیل طبعی مناظر کی تمثیل

از مکرم نور احمد صاحب منیر مقیم بیروت

قرآنی اسلوب

نزول قرآن کی غرض و غایت حصول معرفت الٰہی ہے

معرفت الٰہی کن کن وسائل اور ذرائع سے ہوتی ہے؟ اور اس معرفت کے کیا کیا فوائد ہیں؟ قرآن کریم نے اس اصل کو بیان کرنے کے لئے مختلف اسالیب کو استعمال کیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت "حکیم" ہے۔ حکیم ہر شخص کی باطنی اور ظاہری حالت کا معائنہ کر کے ہی دوا تجویز کرتا ہے۔ ایک ہی نسخہ ایک ہی بیماری میں ہر شخص کو نہیں دیا جا سکتا کیونکہ طبائع مختلف ہؤا کرتی ہیں۔ قرآن کریم سراسر شفاء اور رحمت ہے۔ اس لئے اس روحانی شفا کی اشاعت کے لئے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں افہام و تفہیم کے لئے کئی اسلوبوں کو اختیار کر کے اپنے حکیم ہونے کا ثبوت پیش فرمایا ہے۔

جہنم کے مناظر کو جس خوفناک رنگ میں قرآن کریم نے پیش کیا ہے۔ وہ ایک باہوش انسان کو سمجھانے کے لئے کافی ہیں۔ ان مناظر کے پڑھنے سے انسان پر ایک رعشہ طاری ہوتا ہے۔ اور ایک مومن کی نوک زبان استغفر اللہ کا ورد کرنے لگ جاتی ہے اس کے مقابلہ میں جنت کے خوشنما مناظر کو پیش کیا ہے جس سے طبیعت میں بشاشت اور فرحت پیدا ہوتی ہے۔ قلب اطمینان اور سکون کا سانس لیتا ہے۔ ایک حقیقی مسلمان کی روح وجد میں آجاتی ہے۔ اور وہ الحمد للہ سے اس کا اظہار کرتا ہے۔

اہمیّت شکر

خدا تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر کرنا اور قناعت اختیار کرنا بہت سی خانگی اور اجتماعی بیماریوں اور نقائص کا علاج ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ "قناعت ایک غیر فانی خزانہ ہے" قرآن کریم نے سب سے پہلی آیت سورہ فاتحہ کی جو ہمیں بتلائی ہے۔ وہ یہ ہے۔

الحمد للہ رب العلمین۔ یعنی سب تعریفوں کا حقیقی مستحق وہ خدا ہے۔ جو مشرق و مغرب کی مخلوق کو پالنے والا ہے۔ دنیا کی سب نعمتیں اس کی پیدا شدہ ہیں۔ اسلئے مومنوں کو خدا کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے

قرآن کریم نے ان نعمتوں کا اظہار جتنے مایۂ ناز اسلوب جاذب میں کیا ہے۔ وہ ہر شخص پر اثر ڈالے بغیر نہیں رہتا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتے ہیں

(۱)

فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ ۝

یعنی انسان کس بات پر فخر اور تکبر کرتا ہے۔ اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ اسکی زندگی اس کا کھانا اور پینا کہاں سے آیا۔ وہ نرم لقمہ جو اس کے حلق میں سے ہوتا ہؤا اسکے پیٹ میں جاتا ہے وہ لذیذ کھانے اور مشروبات یا وہ جن سے انسان کی زندگی وابستہ ہے۔ کیا یہ خوراک صرف چند منٹوں اور سیکنڈوں میں تیار ہو کر اس کے دستر خوان پر چن دی گئی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ کھانا مختلف مراحل اور منازل میں سے ہوتا ہؤا ہمارے سامنے آیا ہے۔

(۲)

أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ۝

کان کھول کر سن لو صرف ہم نے ہی زمین پر پانی برسا کر اس کو سیراب کیا۔ زمین تمازت آفتاب سے خشک ہو جاتی ہے۔ بنجر اور ویران زمین کو قابل کاشت بنانے کے لئے خدا تعالیٰ کسانوں کو پانی مہیا فرماتا ہے۔ سمندروں کے بخارات پہاڑوں کا رد عمل ایک عجیب کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔ بادلوں کا سایہ بجلی کا چمکنا گرج اور بعد ازاں موسلا دھار بارش کا برسنا۔ ہماری غذا کا اصلی سبب ہے۔ بارش برسنے کے بعد کسان اپنے اندر خوشی اور فرحت محسوس کرتا ہے۔ امید کی کرن اس کے خون کو حرکت دیتی ہے۔ اس کے اعصاب میں قوت آجاتی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی اس نعمت کا شکریہ ادا کرتا ہؤا ہل اور بیل کو اپنے کھیت میں لے جاتا ہے

(۳)

ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ۝

بنجر اور خشک زمین اپنی پیاس کو موسلا دھار بارش سے بجھا لیتی ہے۔ مٹی میں نمی آچکی ہے وہ خدائی دُعا کو حاصل کر چکی ہے۔ اور اس میں اگلنے کی طاقت پائی جاتی ہے۔ وہ چلّا چلّا کر کہتی ہے۔ مجھے استعمال کرو۔ میرے اندر بیج ڈالو ہل چلاؤ۔ اور پھر قدرت کی رنگینیوں کو دیکھو۔ کسان بڑی آسانی سے اس سیراب شدہ زمین پر ہل چلاتا ہے اسے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی کیونکہ رزاق خدا نے ہل چلانے کے تمام ابتدائی لوازمات مہیا فرما دیئے ہیں۔ کسان دعا کرتے ہوئے اور خدا تعالیٰ کی اس نعمت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بیج زمین میں ڈال دیتا ہے۔ زمین اس بیج کو اگلنے کی اپنے اندر طاقت رکھتی ہے۔ بیج زمین کی نمی سے اپنے اندر انقلابی کیفیت محسوس کرتا ہے۔ اس کا پر دہ پھٹ جاتا ہے

(۴)

فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ۝

ان سارے مراحل مذکورہ کے بعد زمین لہلہاتے ہوئے سرسبز کھیت سے خوشنما منظر پیش کرتی ہے۔ اس کھیت کے پاس سے گذرنے والے اپنا نار فرحت اور مسرت پاتے ہیں۔ یہ منظر آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ کسان خوشی کے مارے پھولا نہیں سماتا۔ اس کی محنت ٹھکانے لگی۔ وہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ ہر ممکن ذرائع سے کوشش کرتا ہے کہ زمین کی پیداوار کیفیت اور کمیت میں عمدہ اور نافع ہو۔ خدا تعالیٰ بھی ضرورت کے وقت آسمانی رحمت یعنی بارش کے چھینٹے اس پر ڈال کر کھیت کو کھاد اور زندگی بخشتا ہے۔ موسم کے تغیرات۔ سورج کی کرنیں اور رات دن کی تبدیلی اس کھیت کے پھل کو پکاتی ہے اس کھیت کی روئیدگی میں اب تبدیلی آچکی ہے فصل کو کاٹ لیا جاتا ہے اور اسکا اناج بڑی محنت سے حاصل کر لیا جاتا ہے یہ غلہ کھانے کے قابل کئی امور سر انجام دینے کے بعد ہوتا ہے۔ آخر ایک وقت آتا ہے کہ اس اناج سے لقمہ تیار ہوتا ہے۔ جس سے حیات انسانی وابستہ ہے اسلئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے فَلْيَنْظُرْ کہ انسان کو غور کرنا چاہیئے کہ اسے یہ غذا جو مل رہی ہے تو وہ کہاں سے ہے اور اس کا منبع کیا ہے؟

خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا شمار ہرگز نہیں ہو سکتا اگر اس نے غلہ متعدد انواع و اقسام کا پیدا کیا ہے۔ تو دوسری اشیاء یعنی پھل اور میوے بھی کئی اصناف کے پیدا کئے ہیں۔

(۵)

وَعِنَبًا وَقَضْبًا ۝

بعض ممالک میں غلہ کی کاشت کم ہوتی ہے۔ پہاڑی علاقہ ہے۔ وہاں کی آب و ہوا اناج کے لئے راس نہیں آتی۔ اگر راس آتی ہے تو میدانی علاقہ کم ہے۔ وہاں خدا تعالیٰ نے قسما قسم کے انگور۔ سفید۔ سرخ۔ سیاہ۔ بڑے چھوٹے اور گول وغیرہ پیدا کئے ہیں۔ بعض علاقوں میں غلہ کی بھی کاشت ہوتی ہے تو پھلوں کی بھی ہوتی ہے پھر کئی قسم کی سبزیاں پیدا کی ہیں جن کا انسانی صحت میں بڑا دخل ہے۔ سبزیوں اور پھلوں کا پیدا کرنا یقیناً خدا تعالیٰ کا ایک زائد فضل ہے

(۶)

وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ۝

زیتون جو خصوصاً مشرق وسطیٰ کے باشندوں کی جزو لاینفک خوراک ہے۔ زیتون ایک ہی وقت میں سالن کا بھی کام دیتا ہے تو گھی کا بھی نعم البدل ہے۔ زیتون کا پھل اور تیل بہت سے طبی فوائد کا حامل ہے۔ تقریباً ۳ سال کا عرصہ ہؤا۔ مجھے ایک ضخیم کتاب "زیتون" کے مطالعہ کا اتفاق ہؤا۔ اغلباً یہ کتاب مصر کے وزیر زراعت نے تالیف کی تھی جو کالیفورنیا یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے انسان کو یہ حکمت سمجھ میں آتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے زیتون کا ذکر بار بار قرآن کریم میں کیوں کیا ہے؟

کھجور شیریں خوراک جو صحرائی باشندوں کی قابل قدر غذا ہے جس میں اناج کا بدل بھی ہے اور پھر وہ زود ہضم ہے۔ یہ سب کچھ ہم نے ہی پیدا کیا ہے۔ کیا انسان یا سائنس کے ماہرین ان اشیاء کو براہ راست پیدا کر سکتے ہیں۔؟ ہرگز نہیں

(۷)

وَحَدَائِقَ غُلْبًا ۝

اگر تم خدا کی نعمتوں کا صرف ابتدائی اور تمہیدی اندازہ کرنا چاہتے ہو تو جاؤ باغات میں تم کو وہاں قسما قسم کی نعمتیں نظر آئیں گی۔ پھلوں اور پھولوں اور سبزیوں کے تنوع سے باغات زبان حال و قال سے خدا کی ہستی پر دال ہیں جو چاہو کھاؤ۔ اور خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرو۔ ان کے سایہ میں بیٹھ کر آرام حاصل کرو

(۸)

وَفَاكِهَةً وَأَبًّا ۝ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۝

یہ باغات ہر موسم میں نیا پھل پیش کرتے ہیں۔ جو ابناء آدم کی خوراک ہے اور پھر ایک ہی وقت میں کئی اقسام کے پھل پیدا ہوتے ہیں۔ ان باغات اور کھیتوں میں صرف انسانوں کی ہی خوراک و غذا نہیں ہے بلکہ ہمارے آرام اور زندگی میں جانوروں اور چارپایوں کا بھی بہت بڑا دخل ہے۔ اسلئے ان کے لئے چارہ پیدا کیا گیا ہے۔ چارپایوں کا فائدہ دراصل ہمارا فائدہ ہے۔ کیونکہ کھیتی باڑی ان کے بغیر نہیں ہو سکتی ٹریکٹر اور زراعتی مشینیں بھی جانوروں میں ہی شمار ہوتی ہیں۔ ان کی خوراک پٹرول ہے جو زمین سے نکلتا ہے

(۹)

الغرض خدا تعالیٰ نے ہمارے دستر خوان پر ایک ہی وقت میں کئی طبعی حسین و جمیل مناظر کو پیش کیا ہے۔ ہم دستر خوان پر موسلا دھار بارش برستی دیکھتے ہیں تو کسان کا ہل بھی ہمیں نظر آتا ہے۔ لہلہاتے ہوئے سرسبز اور خوشنما کھیت۔ غلہ کے ڈھیروں پھلوں کے ٹوکروں۔ وسیع اور رنگین باغات کے مناظر سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ لیکن اس بے مثال اور بدیع اسلوب کی حکمت و فلسفہ کیا ہے؟

(۱۰)

اسلام کے بیان فرمودہ اقتصادی نظام کو عملی جامہ پہناؤ۔ زکوٰۃ خدائی ٹیکس ہے۔ اسے فوراً ادا کرو اور اس میں سستی کرنا غضب الٰہی کا باعث ہے۔

ورثہ کو عدل سے تقسیم کرو۔ وصیت کی ادائیگی اپنی زندگی میں ہی کر جاؤ۔ کوئی قوم مالی قربانی کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی یا فقراء کو مت بھولو۔ یتامیٰ مساکین اور بیوگان کو ان کی کسمپرسی کی وجہ سے نہ چھوڑ دو۔ کسان کی محنت اور مزدوری کا خیال رکھو۔ قومی چندوں کو ادا کرو ——— بندہ اور خدا کے حقوق کی ادائیگی کرو۔ مرنے کے وقت صرف انسان کے اعمال اسکے ساتھ جاتے ہیں۔ یہ جائداد اور مال یہاں ہی رہ جاتے ہیں۔ ان مذکورہ بالا آیات کے بعد (باقی صکہ پر)

نتیجہ امتحان تحقیقاتی کمیشن صدر انجمن احمدیہ

تحقیقاتی کمیشن صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے مورخہ ۲۵/۱۱/۵۱ بمقام ربوہ ۴۳ امیدواران ملازمت صدر انجمن احمدیہ کا امتحان لیا۔ جن میں مندرجہ ذیل ۳۹ امیدوار کامیاب ہوئے:۔ (صدر تحقیقاتی کمیشن)

(۱) چودھری ظفر اللہ خاں صاحب ولد چودھری غلام حیدر صاحب چک نمبر ۳۴ جنوبی ۷۵

(۲) چودھری ارشاد احمد صاحب ولد چودھری مراد علی خاں صاحب مرحوم ربوہ ۷۵

(۳) مرزا اشرف الدین صاحب اشرف ولد مرزا شہاب الدین صاحب ربوہ - ۹۸

(۴) میاں عبد الغفور صاحب ولد مالی محمد الدین صاحب مرحوم ظفروال ۱۰۷ (۵) چودھری محمد اکرم صاحب خیمن ولد چودھری ولی محمد صاحب ربوہ ۱۰۸

(۶) مرزا ظہیر الدین صاحب ولد مرزا شریف احمد بیگ صاحب ربوہ ۹۷ (۷) چودھری محمد داؤد صاحب ولد منشی محمد اسماعیل صاحب ربوہ ۸۶

(۸) محمد ہارون خاں صاحب ولد مولوی نذر احمد خاں صاحب ربوہ ۹۳ (۹) محمد یوسف صاحب نسیم ولد قریشی بشیر احمد صاحب بورڈنگ ہاؤس چنیوٹ ۷۸

(۱۰) محمد خالد صاحب ولد حافظ نور الہیٰ صاحب مرحوم ربوہ ۱۰۷ (۱۱) چودھری مجید احمد صاحب ولد مولوی عطا محمد صاحب ربوہ ۱۰۳ (۱۲) نصیر احمد خاں صاحب ولد ماسٹر محمد اسماعیل خاں صاحب مرحوم ربوہ ۱۰۷ (۱۳) عطاء الرحمٰن صاحب فرخ ولد مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ ربوہ - ۸۶

(۱۴) میاں غلام رسول صاحب ولد ماسٹر فضل دین صاحب ربوہ ۸۵ (۱۵) مرزا عبد الشکور صاحب ولد مرزا عبد الحمید صاحب ربوہ ۹۳ (۱۶) محمد صالح صاحب ولد میاں غلام محمد صاحب ربوہ ۸۸

(۱۸) عطاء اللہ خاں صاحب بھٹی ولد چودھری محمد عبد اللہ خاں صاحب ربوہ ۸۱ -

(۱۹) عبد الرحمٰن صاحب ولد عمر الدین صاحب ربوہ ۱۰۱

(۲۰) سید منصور احمد صاحب ولد قاضی حبیب اللہ صاحب ربوہ ۱۱۴ (۲۱) عبد العزیز صاحب ولد رحمت علی صاحب ربوہ ۱۰۳ (۲۲) مولوی محمد جمیل صاحب ولد میاں محمد الدین صاحب ربوہ ۷۵ (۲۳) مولوی محمود صاحب ولد محمد اسماعیل صاحب معتبر ربوہ ۱۱۱

(۲۴) محمد اسحاق صاحب ولد میاں فضل کریم صاحب مرحوم ۷۷ (۲۵) عبد المجید صاحب شکرانی ولد عبد القادر صاحب لاہور ۱۰۴

(۲۶) محمد سرور خاں صاحب ولد چودھری بشیر احمد صاحب ربوہ ۷۵ (۲۷) چودھری غلام احمد صاحب ولد چودھری عبد الحمید خاں صاحب ربوہ ۱۲۱

(۲۸) میاں خوشی محمد صاحب ولد میاں روشن دین صاحب ربوہ ۷۶ (۲۹) شیخ مظفر احمد صاحب ولد شیخ محمد اسماعیل صاحب ربوہ ۷۲

(۳۰) سید محمد داؤد صاحب ولد سید محمد یامین صاحب مرحوم ربوہ ۱۰۴ (۳۱) حسن محمد صاحب ولد میاں غلام محمد صاحب ربوہ ۹۲ (۳۲) عبد الوحید صاحب ولد مولوی عبد المجید صاحب ربوہ ۶۴

(۳۳) مولوی عبد الحق صاحب ولد حاجی عیسیٰ صاحب ربوہ ۸۳ (۳۴) چودھری محمد ابراہیم صاحب ولد چودھری کرم دین صاحب ربوہ ۷۵

(۳۵) محمد قاسم صاحب ولد عبد الحفیظ صاحب ربوہ ۸۲ (۳۶) بدر الدین صاحب ولد رحمت علی صاحب ربوہ ۶۶ (۳۷) مطیع اللہ صاحب ولد چودھری عبد الغنی صاحب مرحوم ربوہ ۷۴

(۳۸) سمیع احمد صاحب ظفر ولد مرزا مولا بخش صاحب ربوہ ۹۱ (۳۹) سید جمال یوسف صاحب ولد سید محمد سعید یوسف صاحب ربوہ ۷۳

ایک خواب (بقیہ صفحہ ۵)

اس وقت خاکسار بھی حضور اقدس کے پاس ہی یہ نظارہ دیکھ رہا ہے۔ اور اسی حالت میں دوسری جماعتوں کے لوگوں کی حسرت کے اظہار کرنے پر اور اس قلیل التعداد صف والوں کی رفعت شان کو سب صف والوں پر نمایاں کیا جا رہا ہے۔ گویا کہ قیامت اور حشر کا میدان ہے۔ جس میں مبائعین کے منظر دکھانے پر صف اول کے رفیع المنزلت مخلصوں کی قدر و قیمت معلوم ہونے پر دوسرے لوگ بار بار حسرت محسوس کرتے ہوئے زبان سے بھی اس بات کا اظہار کر رہے ہیں۔ کہ کاش ایسی قربانیوں اور ایسے ایثار اور اخلاص کے نمونے ہم بھی دکھانے والے ہوتے اور یہ عزت اور یہ رفعت اور یہ برکت ہمیں بھی نصیب ہو سکتی۔ اسی نظارہ کی عجیب نما کیفیت کے ساتھ بیدار ہو گیا۔ لیکن اس منظر عجیب کا اثر اب تک بھی قلب کو محسوس ہو رہا ہے۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

مناظر کی تمثیل (بقیہ صفحہ ۶)

خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وجوہ یومئذ مسفرۃ ۰ ضاحکۃ مستبشرۃ ۰ ووجوہ یومئذ علیہا غبرۃ ترھقھا قترۃ یعنی خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہوتے وقت کئی چہرے اپنے فرائض کی ادائیگی کی وجہ سے ہشاش بشاش ہوں گے۔ مگر کوتاہی کرنے والے اشخاص پر غم و حزن کے آثار ہوں گے۔ اور دوسروں کے سامنے شرم و حیا کی وجہ سے چہرے سیاہ ہوں گے۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

آپکی قیمت اخبار دسمبر ۱۹۵۱ء میں ختم ہے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد سے جلد ارسال فرمائیں۔ کہ اخبار باقاعدہ ارسال خدمت ہو سکے۔ جن احباب کی قیمت اخبار ۳۱ دسمبر ۱۹۵۱ء کو ختم ہو رہی ہے۔ اگر اُن کی طرف سے قیمت اخبار دسمبر کے اندر اندر موصول نہ ہوگی۔ تو اُن کی خدمت میں اخبار روانہ نہیں ہو سکے گا۔

کئی احباب جلسہ سالانہ کے موقعہ پر رقم ادا کرنے کا وعدہ فرما لیتے ہیں جلسہ کے موقعہ پر اگر انہوں نے رقم ادا نہ کی۔ اور دفتر میں رقم وصول نہ ہوئی۔ تو پرچہ نہ پہنچنے کی شکایت درست نہ سمجھی جائیگی۔

اراضی ربوہ کے متعلق نہایت ضروری اعلان

ربوہ دارالہجرت کے محلہ "س" (جس کا مستقل نام محلہ دارالرحمت ہوگا) کے متعلق اکثر احباب دفتر کی پیشکردہ الاٹمنٹ پر مطمئن نہیں۔ اس کے علاوہ ۳۰۰ روپے شرط پیشگی برائے خشت پختہ لگانے کی وجہ سے مقاطعہ گیران کی ایک معتدبہ تعداد جو بحیثیت نمبر اس محلہ میں زمین لینے کا حق رکھتی تھی۔ اس محلہ میں زمین لینے سے محروم ہوگئی ہے لہٰذا ان امور کے تدارک کیلئے اور حقداروں کو ان کا جائز حق دینے کے لئے محلہ س کے تمام قطعات کی الاٹمنٹ جس کا اعلان الفضل مورخہ ۳۱؍۵؍۵۱ میں کیا گیا تھا منسوخ کی گئی ہے البتہ جن قطعات پر مکان بن چکے ہیں۔ انکی الاٹمنٹ قائم رہے گی۔ اور اب دوبارہ نئی الاٹمنٹ مطابق مقاطعہ گیری نمبر کی جائیگی نئی الاٹمنٹ کیلئے ۸ اور ۹ دسمبر یعنی ہفتہ اور اتوار کے دن مقرر کئے گئے ہیں۔

الاٹمنٹ ۸ دسمبر کو صبح ۸ بجے دفتر آبادکاری ربوہ میں شروع ہوجائیگی۔ احباب خود یا بذریعہ نمائندگان اس دن آکر نقشہ دیکھکر نمبروار قطعہ پسند کرلیں۔ جو نہ خود آسکیں اور نہ نمائندہ مقرر کرسکیں۔ وہ دفتر آبادی کے نام بذریعہ رجسٹری ڈاک مختارنامہ بھجوادیں۔

محلہ د اور ج کی الاٹمنٹ بھی اسی روز بطریق بالا کی جائیگی۔ یعنی ہر مقاطعہ گیر یا اس کے نمائندہ کو نمبروار نقشہ دکھا کر قطعہ پسند کرایا جائیگا جن دوستوں نے ابھی تک کسی اور محلہ میں یعنی الف۔ ب۔ ہ اور ط میں زمین نہیں لی ان کو خود یا بذریعہ نمائندہ تاریخ مذکور کو اپنے لئے زمین کا ٹکڑا حاصل کرلینا چاہیئے۔

(صدر الاٹمنٹ کمیٹی اراضی ربوہ)

محلہ س۔ د اور ج میں ایک ہزار مقاطعہ گیری نمبر تک نام آسکیگا

اراضی ربوہ کی الاٹمنٹ کے متعلق ایک ضروری اعلان جو اوپر شائع کیا جارہا ہے۔ اس کے متعلق دوستوں کی اطلاع کے لئے مزید عرض کیا جاتا ہے کہ محلہ س د اور ج کے رقبہ جات کو مدنظر رکھتے ہوئے اندازہ ہے کہ صرف ان مقاطعہ گیران احباب کے نمبران محلہ جات میں آسکیں گے جن کا مقاطعہ گیری نمبر ایک ہزار تک ہے۔ اسلئے وہی مقاطعہ گیر احباب تشریف لائیں جن کا خریداری نمبر ایک ہزار تک ہے اور جنہوں نے ابھی تک کسی اور محلہ میں زمین نہ لی ہو۔

یہ بھی نوٹ فرمالیا جائے کہ محلہ د کی الاٹمنٹ بھی محلہ س کے ساتھ ہی منسوخ ہوچکی ہے اور اب ۸، ۹ دسمبر ۱۹۵۱ء کو تینوں محلوں کی یعنی س۔ د اور ج کی الاٹمنٹ مطابق اعلان مندرجہ بالا ہوگی۔

(صدر الاٹمنٹ کمیٹی اراضی ربوہ)

ایران کی پارلیمانی تیل کمیٹی کو ہدائیت

تہران ۴ دسمبر۔ حکومت ایران نے پارلیمانی تیل کمیٹی کو تیل کی فروخت کے سلسلے میں یہ ہدایت کی ہے کہ پولینڈ اور چیکوسلوویکیہ کے وفود کو تیل کی خریداری کی گفت وشنید کے لئے ایران آنے کی دعوت دی جائے۔ یاد رہے۔ کہ ان ممالک نے ایران سے تیل خریدنے کی پیشکش کی تھی پارلیمانی تیل کمیٹی کا آج اجلاس ہوا تھا

کمیونسٹ کوریا میں جنگ جاری رکھنا چاہتے ہیں؟

لنڈن ۳ دسمبر کوریا میں متارکۂ جنگ کے مذاکرات میں تازہ بحران اور تعطل کے باعث یہ یقین پھر پختہ ہورہا ہے کہ اشتراکی کسی فیصلے کے خواہشمند نہیں رہے کیونکہ کوریا میں جنگ جاری رکھنے سے اشتراکیوں کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ سنڈے ٹائمز کے سفارتی نامہ نگار کا خیال ہے کہ کوریا میں جنگ جاری رکھنے سے کمیونسٹوں کو سب سے بڑا فائدہ یہ ہوسکتا ہے کہ مغربی فوجوں کا ایک بہت بڑا حصہ کوریا میں مصروف رہے گا اور شمالی اوقیانوس کے علاقے سے امریکہ کی جنگی پیداوار کو علیحدہ رکھا جاسکے گا۔ یہ علاقہ اب خاص طور پر روس کے لئے پریشانی کا باعث ہورہا ہے (استار)

حفاظتی کونسل کیلئے مصر یونان کی حمایت نہیں کرے گا

پیرس ۳ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ مصر دیگر عرب ممالک سے اپیل کریگا کہ حفاظتی کونسل کی رکنیت کیلئے یونان کی حمایت نہ کی جائے یہ فیصلہ ڈاکٹر محمد صلاح الدین پاشا اور یونانی وفد کے قائد کے درمیان ایک حالیہ ملاقات کے بعد ہوا ہے یہاں یہ بھی محسوس کیا جارہا ہے کہ ابھی تک قاہرہ میں یونانی سفیر کے تقرر کا مسئلہ بھی معرض التواء میں پڑا ہے (استار)

مغرب کے مبصرین عرب تجارتی کانفرنس میں

بیروت ۳ دسمبر، ۸ دسمبر کو بیروت میں چار روز کے لئے چیمبرز آف کامرس کی جو کانفرنس منعقد ہورہی ہے معلوم ہوا ہے کہ اس کی مجلس عاملہ نے شمالی افریقی مغرب کے چیمبرز آف کامرس کو دعوت دی ہے کہ وہ اپنے مبصرین اس کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے روانہ کریں۔ (استار)

چار طاقتی مذاکرات میں روس کی شرکت

پیرس ۳ دسمبر تخفیف اسلحہ کے سلسلہ میں چار بڑوں کی گفت وشنید شروع ہوچکی ہے لیکن مغربی مبصر اس کے متعلق بہت محتاط ہیں توقع ہے کہ مشرق و مغرب کی تخفیف اسلحہ کے متعلق متبادل تجاویز پر دس دن تک روزانہ دو اجلاس ہوا کریں گے۔ تاکہ ایک مشترکہ مسودہ مرتب کیا جائے مغربی حلقے اس امر کے لئے بھی تیار ہیں کہ مجوزہ تخفیف اسلحہ پر بھی بحث کی جائے۔ دریں اثنا، ماسکو میں مغربی حلقے چار طاقتی مذاکرات میں روس کی شرکت کو مشکوک نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ روسی اخبارات میں اس کے متعلق خیالات کا کھلم کھلا اظہار نہیں کیا جارہا ہے۔ وہ اقوام متحدہ پر لگاتار نکتہ چینی کررہے ہیں۔ روس کی طرف سے شمولیت کو رضامندی بجائے خود معنی خیز ہے لنڈن کے سفارتی حلقوں کو یقین ہے کہ مذاکرات کا نتیجہ اس کے سوا کچھ نہیں ہوسکتا کہ ایک دوسرے کے ساتھ اختلاف جاری رہیں۔ (استار)

کوریا کے متعلق بھارت قرارداد پیش کریگا

لنڈن ۴ دسمبر پیرس کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ بھارت کوریا میں فوجی معاہدہ ہونے سے پیشتر ہی جنرل اسمبلی میں اس کے متعلق ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے حمایت حاصل کرنے کی کوشش کررہا ہے اگر مدد مل گئی تو غالباً سربینیگل راؤ عنقریب کوریا کے امن کے متعلق ایک تحریک پیش کردیں گے (استار)

ایریٹیریا میں مجلس دستور ساز کا قیام

پیرس ۳ دسمبر توقع ہے کہ ساٹھ سے ۶۵ ارکان پر مشتمل ایریٹیریا کی مجلس دستور ساز غالباً فروری میں پہلی مرتبہ قائم ہونے کے بعد بلائی جائیگی۔ ایریٹیریا میں اقوام متحدہ کے کمشنر نے ایک سال تک عوام کو اقوام متحدہ کی تجاویز کے مطابق ملک کے سیاسی مستقبل اور انتظامیہ کے متعلق ہدایات دی ہیں۔ انہوں نے اپنی رپورٹ جنرل اسمبلی کو پیش کردی ہے توقع ہے کہ آپ جلد ہی پیرس سے جنیوا روانہ ہوجائینگے جہاں ایریٹیریا کے نئے دستور کے مسودہ کے لئے قانون ماہرین سے مشورے کریں گے یہ دستور مرتب کرتے وقت مجلس دستور ساز سے بھی مشورہ کیا جائے گا۔ (استار)

خلیج فارس میں تیل نکالنے کے حقوق

پیرس ۴ دسمبر پیرس میں ثالثی کے بعد خلیج فارس کے ایک علاقے میں ایک برطانی کمپنی کو تیل نکالنے کے حقوق دیدیئے گئے ہیں۔ برطانی فرم نے ابوظہبی کے حکمران کے اس اقدام کے خلاف دعوی کیا تھا کہ انہوں نے کیلی فورنیا کی سپرئیر آئیل کمپنی کو سطح سمندر سے تیل نکالنے کے حقوق دیدیئے تھے۔ یہ فلاں لارڈ آف اپیل لارڈ اسکوئیتھ نے سنا۔ برطانی فرم عراق پٹرولیم کمپنی کا ایک حصہ ہے حکمران نے اس کمپنی کو اپنی مملکت میں تیل نکالنے کے حقوق دیئے تھے۔ لارڈ اسکوئیتھ نے فیصلہ کیا کہ ان میں پانی کے نیچے سے تیل نکالنے